قرآن مجید کی خدمت میں مصروف ہوجائے تو وہ مسلمانوں کی دینی خدمت کس قدر اچھے طریقہ پر کرسکتا ہے۔

تفسیر سورۂ قیامۃ | از مولانا حمید الدین فراہیؒ مترجمہ مولانا امین احسن اصلاحی تقطیع خورد ضخامت ۵۸ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت درج نہیں۔ پتہ ۱۔ دائرہ حمیدیہ مدرسۃ الاصلاح۔ سرائے میر اعظم گڈھ۔

مولانا فراہی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت ایک مفسر قرآن کے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ مولانا عربی زبان وادب، علوم اسلامیہ ودینیہ کے فاضل تھے اور انگریزی زبان اور علوم جدیدہ میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔ ان سب چیزوں سے آپ نے فہم قرآن میں مدد لی اور اسی ایک مقصد کے لئے آپ نے پوری زندگی وقف کردی۔ مختلف اسباب کی بنا پر مولانا کی تفسیر اپنا ایک خاص انداز اور مقام رکھتی ہے۔ جس میں بہت سی چیزیں بیحد نافع اور مفید ہوئی ہیں۔ مگر ساتھ ہی بعض چیزیں ایسی بھی آپ کے قلم سے نکل جاتی ہیں جن سے علمائے اسلام کا ایک بڑا طبقہ اتفاق نہیں کرسکتا۔ چنانچہ زیر تبصرہ کتاب جو قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی سورۃ۔ سورۂ قیامۃ کی تفسیر ہے اس کا حال بھی یہی ہے اپنے خاص طریق واصول تفسیر کے مطابق مولانا مرحوم نے اس میں بھی سورۃ کا عمود۔ پہلی سورۃ سے اس کا تعلق۔ لفظی ومعنوی خوبیاں اور حسن بلاغت، الفاظ کی تحقیق اور قیامت سے متعلق بعض اہم اور علمی مباحث۔ یہ سب چیزیں بڑی عمدگی سے بیان کی ہیں جو آپ کے عمیق غور وفکر کی دلیل ہے لیکن ہمارے نزدیک ربط آیات کا خواہ مخواہ التزام کرنے کی وجہ سے بعض جگہ مفسر کو جس قسم کے تکلف بارد سے کام لینا پڑتا ہے اس کی بعض مثالیں اس تفسیر میں بھی موجود ہیں صفحہ ۲۶ پر نبی کو اپنی قوم کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کے لئے نفس لوامہ کہنا دل کو بری طرح کھٹکتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ عربی زبان کے ادیب ہونے کے باوجود مولانا نے اس موقع پر "انذار" اور "لوم" کا فرق کیونکر نظر انداز کردیا۔

حقیقت شرک | از مولانا امین احسن صاحب اصلاحی تقطیع خورد ضخامت ۵۰ صفحات

کتابت وطباعت عمدہ قیمت عہ۔ پتہ دائرہ حمیدیہ قرول باغ دہلی

فاضل مصنف نے اس کتاب میں بڑی خوبی اور عمدگی سے شرک کی حقیقت اور اس کے اقسام اور اس کے اصل سبب پر بحث کی ہے اور پھر دنیا کا عام جائزہ لینے کے بعد مسلمانوں کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا ہے۔ جہاں تک شرک پر علمی بحث کا تعلق ہے فاضل مصنف کی کوشش لائق تحسین و ستائش ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم موصوف کے اس خیال سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ "مسلمانوں کی موجودہ حالت کا اگر جائزہ لیا جائے اور بیجا غرور اعترافِ حق سے مانع نہ ہو تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ عرب جاہلیت سے لیکر منافقین تک شرک کی جتنی قسمیں بیان ہوئی ہیں اگر وہ سب نہیں تو ان کا بڑا حصہ مسلمانوں کے اندر موجود ہے۔" (ص ۱۰۹) ضرورت اس کتاب پر مفصل تبصرہ کی تھی مگر افسوس کہ اس کی فرصت نہیں ہے۔ تاہم فاضل مصنف کو یہ نہ بھولنا چاہیئے تھا کہ جس طرح کفر بہت سے معنوں میں آتا ہے اور پھر "کفر" بصیغۂ فعل ماضی کی مختلف توجیہات و تاویلات ہو سکتی ہیں اسی طرح شرک کے معنی بھی متعدد ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ ہر معنی کے اعتبار سے اسلام کی نفی کا باعث ہو۔ خوارج، معتزلہ اور اشاعرہ میں مرتکب گناہِ کبیرہ کے متعلق جو اختلاف ہے اس کا مبنیٰ دراصل کفر و شرک کے معانی کا تعدد و عدم تعدد اور ان کے مراتب و مدارج کا تفاوت و عدم تفاوت ہی ہے۔ پھر خود عہدِ صحابہ میں ضعیف الایمان لوگ موجود تھے لیکن ہمیں معلوم ہے کہ دربارِ خلافت سے کبھی ان کے لئے مشرک ہو جانے کا حکم صادر نہیں ہوا۔

ہمارے بعض پرجوش اور نیک دل علماء کی بھی تیز کلامی اور گفتگو کے وقت ہی بے احتیاطی ہے جس نے نئی نسل کے مسلمانوں میں دین سے بے رغبتی اور بے اعتنائی پیدا کر دی ہے اور وہ دین کو "رہبانیت" کا مرادف سمجھنے لگے ہیں۔